

نبی کریمؐ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں اور نبی کریمؐ کی اولاد کو نہ مانا کبیرہ گناہ ہے
کبیرہ گناہوں میں سے والدین کی نافرمانی ہے تحقیق نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
صاف صاف فرمادیا کہ نبی کریمؐ سے ان کی جانوں سے بھی قریب ہیں اور آپؐ کی بیویاں
مومنوں کی مائیں ہیں پس اُن لوگوں نے رسولؐ کی نافرمانی کی آپؐ کی اولاد کے بارے میں
اور نافرمانی کی اپنی ماں حضرت خدیجہؓ کی اور ان کی اولاد کے بارے میں

الحصل شیخ صدوق جلد دوم ص ۳۶۴

ج ۲

باب السبعة

۳۶۴-

القطان قال : حدثنا بكر بن عبد الله بن حبيب قال : حدثني محمد بن عبد الله قال :
حدثني علي بن حسان ، عن عبد الرحمن بن كثير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن
الكبائر سبع فينازلت و منها استحلّت ، فأولها الشرك بالله العظيم ، و قتل النفس التي
حرّم الله ، و أكل مال اليتيم ، و عقوق الوالدين ، و قذف المحصنات ، و الفرار من الزحف
و إنكار حقنا ، و أما الشرك بالله فقد أنزل الله فينا ما أنزل و قال رسول الله ﷺ فينا ما
قال ، فكذبوا الله و كذبوا رسوله فأشركوا بالله عز وجل ، و أما قتل النفس التي حرّم الله
فقد قتلوا الحسين بن علي عليه السلام و أصحابه ، و أما أكل مال اليتيم فقد ذهبوا ببيتنا الذي
جعل الله لنا فأعطوه غيرنا ، و أما عقوق الوالدين فقد أنزل الله عز وجل في كتابه النبي
أولى بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجه أمهاتهم ، فعقوا رسول الله ﷺ في ذريته وعقوا
أمهم خديجة في ذريتها ، و أما قذف المحصنة فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم^(۱)
و أما الفرار من الزحف فقد أعطوا أمير المؤمنين عليه السلام بيعتهم طائعين غير مكرهين
ففرّوا عنه و خذله ، و أما إنكار حقنا فينا ما لا تنازعون فيه .

جعل الله لنا فأعطوه غيرنا ، و أما عقوق الوالدين فقد أنزل الله عز وجل في كتابه النبي
أولى بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجه أمهاتهم ، فعقوا رسول الله ﷺ في ذريته وعقوا
أمهم خديجة في ذريتها ، و أما قذف المحصنة فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم^(۱)

مال اليتيم ، و التولي يوم الزحف ، و قذف المحصنات الغافلات المؤمنات .

امتحان الله عز وجل اوصياء الانبياء في حياة الانبياء في سبعة مواضع وبعد

وفاتهم في سبعة مواضع

.....



محمد
حسنی
دوبیتی

للشيخ جليل

للشيخ جليل الاقدم الصدوق

ابن جعفر محمد بن علي بن الحسين بن ابي عبد الله العتيق

مؤسسة النشر الاسلامي

الثانية جامعة المذنبين في الميراث

«بقول شیعه مصنف) هر گناه کی توبه قبول ہو سکتی ہے مگر ام المومنین سیدہ عائشہ کے گستاخ کی توبه قبول نہیں ہو سکتی

شیعہ کی مشہور تفسیر (منہج الصادقین) میں لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس آدمی نے گناہ کرنے کے بعد توبہ کی اسکی توبہ قبول ہو جائے گی۔ مگر وہ آدمی جس نے (ام المومنین) سیدہ اماں عائشہ کی شان میں گستاخی کی اسکی توبہ قبول نہیں

خانہ علم
ایلیمنٹ و اجتماعت علماء دیوبند احناف

عرفہ از این آیات سؤال کردند فرمود کہ من اذنب ذنبا ثم تاب منه قبلت توبته الا من خاص فی امر عایشہ یعنی هر گاه کسی گناہی کند و از آن توبہ نماید توبہء او مقبول است مگر آن کسی کہ در امر عایشہ خوض کرده و بر او افک کرده و بدانکہ

نفت پر کیبر
منہج الصادقین
تألیف ملافتح اللہ کاشانی
بامقصد و پادرتی و تصحیح کامل آقای حاج میرزا حسن شیرازی
از اشاعت
کتاب فروشی اسلامیہ
تدریس خیابان بزرگمهری

جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۶۸

حجاب او و بہ جہت اینست کہ ابن عباس را روز عرفہ از این آیات سؤال کردند فرمود کہ من اذنب ذنبا ثم تاب منه قبلت توبته الا من خاص فی امر عایشہ یعنی هر گاه کسی گناہی کند و از آن توبہ نماید توبہء او مقبول است مگر آن کسی کہ در امر عایشہ خوض کرده و بر او افک کرده و بدانکہ
حق تعالی تبرئہء سہ کس نموده بسہ چیزی یوسف را تبرئہ فرمود بلسان شاهد کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا وَ

حیات القلوب

جلد 2

صفحہ 353 سے 499
تک

7/11

جانب روانہ ہوئے اور فتح خیبر کے وقت حضرت کی خدمت میں پہنچے۔ حبشہ ہی میں حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اسماء بنت عیس کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اسی زمانہ میں جبکہ حضرت جعفرؓ حبشہ میں تھے نجاشی کے یہاں بھی لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے محمد رکھا۔

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ اُم حبیبہؓ دختر ابی سفیان عبداللہ بن حبش کی زوجہ تھیں۔ عبداللہ کا انتقال حبشہ ہی میں ہو گیا تو آنحضرتؐ نے نجاشی کے پاس پیغام بھیجا کہ ان کو آنحضرتؐ کے ساتھ ترویج کر دیں۔ نجاشی نے ترویج کیا اور چار سو اشرقی مہر مقرر کر کے آنحضرتؐ کی طرف سے ان کو دے دیا۔ اور عمدہ لباس اور بہترین خوشبو اُن کے لیے بھیجی۔ پھر اُن کے سفر کا سامان درست کر کے آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیج دیا۔ ان کے ساتھ ماریہ قبطیہ مادر جناب ابراہیمؓ کو بھی بہت سے لباس اور بہت سی خوشبو اور گھوڑے دے کر آنحضرتؐ کے لیے روانہ کیا اور تیس علمائے نصاریٰ کو بھی حضرتؐ کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ وہاں رہ کر حضرتؐ کے عادات و خصائل، گفتگو، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، نماز وغیرہ تمام حالات مشاہدہ کریں۔ جب وہ لوگ مدینہ پہنچے آنحضرتؐ نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور اُن کے سامنے یہ آیت پڑھی: **وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدِكَ إِذْ أَيْدَتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ لِكُلِّهِمُ النَّاسُ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا** (پک آیت سورۃ المائدہ) آخر آیت تک۔ جب اُن علماء نے یہ آیت سنی تو بہت روتے اور ایمان لائے۔ پھر نجاشی کے پاس واپس آئے اور آنحضرتؐ کے پسندیدہ اطوار و حالات بیان کیے اور قرآن کی آیتیں اُن کو سنائیں جنکو سنکر نجاشی اور علماء نصاریٰ جو دربار میں حاضر تھے سب رونے لگے۔ اور نجاشی مسلمان ہو گیا اور اپنا اسلام اہل حبشہ پر ظاہر کیا۔ پھر اُس کو خوف ہوا کہ وہ لوگ مار ڈالیں گے تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہنے کے ارادہ سے حبشہ سے روانہ ہوا۔ ایک دریا کے کنارہ پہنچا تھا کہ اُس کا انتقال ہو گیا۔ خداوند عالم نے یہ آیتیں اُس کے تذکرہ میں نازل فرمائی ہیں **لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا** اے رسولؐ تم یہود و مشرکین کو مومنین کے ساتھ دشمنی میں یقیناً سب سے زیادہ سخت پاؤ گے۔ **وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا آتَانَا نَصْرًا**۔ اور بیشک تم ان لوگوں کو مومنین کے ساتھ دوستی و محبت میں زیادہ قریب پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم انصار ہیں۔ **ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَسِيصِينَ وَرُهْبَانًا وَ أَنَّهُمْ لَا يَسْكَتُونَ** آیت پٹ سورۃ المائدہ (یعنی ان کی محبت کا سبب یہ ہے کہ وہ صاحبان عقل، عبادت گزار اور عبادت خاںوں میں بیٹھنے والے ہیں اور حق کو قبول کرنے سے غرور سرکشی نہیں کرتے۔ **وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَىٰ لِرَسُولٍ تَرَىٰ أعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ** (اور اے مخاطب) جب یہ دیکھ اس کو سنتے ہیں جو رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے تو بے ساختہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتا ہے اس لیے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے۔ **يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ** (پک آیت سورۃ المائدہ) اور کہتے ہیں کہ ہمارے پالنے والے ہم اس پر ایمان لائے جو رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے، تو ہم کو بھی رسولؐ کی تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے۔ آخر آیتوں تک جو اُن کی مدح و ثواب میں نازل ہوئی ہیں



١٦٤



المصباح

لِلشَّيْخِ الْمُجَلِّيلِ الْأَقْدَمِ الصَّدُوقِ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُونُسَ الْعُمِّيِّ

الْمُتَوَفَّى ٥٢٨١ هـ

صَفْحَةً وَفَلَقَ عَلَيْهِ

عَلَى أَكْبَرِ الْفُقَرَاءِ

الْمُجْتَمِعِينَ الْأَوَّلِ وَالْثَانِي

مُؤَسَّسَةِ النَّشْرِ الْإِسْلَامِيِّ

الَّتَابِعَةِ لِمَجْمَاعَةِ الْمُدَرِّسِينَ بِمَعْرِفَةِ الْمُسْتَفْتَى

الائمة من ولد الحسين بن علي تسعة عليهم السلام

١٢ - حدثنا أبي رضي الله عنه قال : حدثنا علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن محمد بن أبي عمير ، عن سعيد بن غزوان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : تكون تسعة أئمة بعد الحسين بن علي عليه السلام تسعة عليهم قائلهم .

قبض النبي (ص) عن تسع نسوة

١٣ - حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه قال : حدثنا الحسين بن علي بن الحسين السكري قال : حدثنا محمد بن زكريا الجوهري ، عن جعفر ابن محمد بن عمار ، عن أبيه ، عن أبي عبد الله جعفر بن محمد الصادق عليه السلام قال : تزوج رسول الله صلی الله علیه وآله بخمس عشرة امرأة ، ودخل بثلاث عشرة منهن ، وقبض عن تسع ، فأما اللتان لم يدخل بهما فعمرة والسني ^(١) ، وأما الثلاث عشرة اللاتي دخل بهن فأولهن خديجة بنت خويلد ؛ ثم سودة بنت زمعة ؛ ثم أم سلمة واسمها هند بنت أبي أمية ؛ ثم أم عبد الله عائشة بنت أبي بكر ؛ ثم حفصة بنت عمر ؛ ثم زينب بنت خزيمة بن الحارث أم المساكين ، ثم زينب بنت جحش ؛ ثم أم حبيبة رملة بنت أبي سفيان ؛ ثم ميمونة بنت الحارث ؛ ثم زينب بنت عميس ؛ ثم جويرية بنت الحارث ؛ ثم صفية بنت حيي بن أخطب . والتي وهبت نفسها للنبي صلی الله علیه وآله خولة بنت حكيم السلمية ، وكان له سريتان يقسم لهما مع أزواجه : مارية ، وريحانة الخندفية ، والتسع اللاتي قبض عنهن : عائشة ، وحفصة ، وأم سلمة ، وزينب بنت جحش ، و ميمونة بنت الحارث ، وأم حبيبة بنت أبي سفيان ، و صفية بنت حيي بن أخطب ، و جويرية بنت الحارث ، و سودة بنت زمعة . وأفضلهن خديجة بنت خويلد ، ثم أم سلمة بنت الحارث .

(١) في القاموس « السني » بنت أسماء بن الصلت ماتت قبل أن يدخل بها النبي صلى

الله عليه وآله . وقيل : اسمها سبأ بنت أبي الصلت السلمية ، كما في بعض التواريخ .

مَجَالُ الْأَنْوَارِ

الْجَامِعَةُ لِلدِّرَاسَةِ الْخَبِيرَةِ الْأَثْمَةِ لِطَهْرَةِ

تَأَلِيفُ

الْعَلَمِ الْعَالَمِيِّ الْحَقِّيقِ الْأَثْمِ الْمَوْلَانِ

الْشَيْخِ مُحَمَّدِ بَاقٍ الْمَجْلِسِيِّ (قَدِ اللّٰهُ رَحْمَتُهُ)

الْكِتَابُ السَّادِسُ

تَارِيخُ نَبِيْنَا وَأَمْوَالِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْقِسْمُ الثَّانِي

طَبْعَةٌ مَّصَوِّمَةٌ وَمَرَّتَبَةٌ عَالِيَةٌ بِسَبْرِ رَبِّكَ الْكَافِرِ

رفيع ولسان شافع جسيم فزوجه و دخل بها^(١) من الغد و لم يتزوج عليها رسول الله ﷺ حتى ماتت.
و أقامت معه أربعاً و عشرين سنة و شهراً و مهرها أثنتا عشرة أوقية و نش و كذلك مهر سائر نسائه فأول ما حملت ولدت عبد الله بن محمد و هو الطيب الطاهر و ولدت له القاسم و قيل إن القاسم أكبر و هو بكره و به كان يكنى و الناس يغلطون فيقولون ولد له منها أربع بنين القاسم و عبد الله و الطيب و الطاهر و إنما ولد له منها ابنان و أربع بنات زينب و رقية و أم كلثوم و فاطمة فأما زينب بنت رسول الله ﷺ فتزوجها أبو العاص بن الربيع بن عبد العزى بن عبد شمس بن عبد مناف في الجاهلية فولدت لأبي العاص جارية اسمها أمامة تزوجها علي بن أبي طالب بعد وفاة فاطمة ؓ و قتل علي ؓ و عنده أمامة فخلف عليها بعده المغيرة بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب و توفيت عنده و أم أبي العاص هالة بنت خويلد فخديجة خالته و ماتت زينب بالمدينة لسبع سنين من الهجرة و أما رقية بنت رسول الله ﷺ فتزوجها عتبة بن أبي لهب فطلقها قبل أن يدخل بها و لحقها منه أذى فقال النبي ﷺ اللهم سلط على عتبة كلباً من كلابك فتناول الأسد من بين أصحابه و تزوجها بعده بالمدينة عثمان بن عفان فولدت له عبد الله و مات صغيراً نقره ديك على عينيه^(٢) فمرض و مات و توفيت بالمدينة زمن بدر فتخلف^(٣) عثمان على دفنها و منعه ذلك أن يشهد بدرا و قد كان عثمان هاجر إلى الحبشة و معه رقية و أم أم كلثوم فتزوجها أيضاً عثمان بعد أختها رقية و توفيت عنده و أم فاطمة ؓ فسنفرد لها باباً فيما بعد إن شاء الله و لم يكن لرسول الله ﷺ ولد من غير خديجة إلا إبراهيم بن رسول الله ﷺ من مارية القبطية و ولد بالمدينة سنة ثمان من الهجرة و مات بها و له سنة و ستة أشهر و أيام و قبره بالقيع.

٢٠٢
٢٢

و الثانية: سودة بنت زمعة و كانت قبله عند السكران بن عمرو فمات عنها بالحبيشة مسلماً.
و الثالثة: عائشة بنت أبي بكر تزوجها بمكة و هي بنت سبع و لم يتزوج بكراً غيرها و دخل بها و هي بنت تسع لسبعة أشهر من مقدمه المدينة و بقيت إلى خلافة معاوية.

و الرابعة: أم شريك التي وهبت نفسها للنبي ﷺ و اسمها غزية بنت دودان بن عوف بن عامر و كانت قبله عند أبي العكر بن سمي الأزدي فولدت له شريكاً.

و الخامسة: حفصة بنت عمر بن الخطاب تزوجها بعد ما مات زوجها حنيس بن عبد الله بن حذافة السهمي و كان رسول الله ﷺ قد وجهه إلى كسرى فمات و لا عقب له و ماتت بالمدينة في خلافة عثمان.

و السادسة: أم حبيبة بنت أبي سفيان و اسمها رملة و كانت تحت عبيد الله بن جحش الأسدي فهاجر بها إلى الحبشة و تنصر بها و مات هناك فتزوجها رسول الله ﷺ بعده و كان وكيله عمرو بن أمية الضمري^(٤).

٢٠٣
٢٢

و السابعة: أم سلمة و هي بنت عمته عاتكة بنت عبد المطلب و قيل هي عاتكة بنت عامر بن ربيعة من بني فراس بن غنم و اسمها هند بنت أبي أمية بن المغيرة بن عبد الله بن عمرو بن مخزوم و هي ابنة عم أبي جهل و روي أن رسول الله ﷺ أرسل إلى أم سلمة أن مري ابنك أن يزوجهك فزوجها ابنها سلمة بن أبي سلمة من رسول الله ﷺ و هو غلام لم يبلغ و أدى عنه النجاشي صداقها أربعمئة دينار عند العقد و كانت أم سلمة من آخر أزواج النبي ﷺ و وفاة بعده و كانت عند أبي سلمة بن عبد الأسد و أمه برة بنت عبد المطلب فهو ابن عمه رسول الله ﷺ و كان لأم سلمة منه زينب و عمر^(٥) و كان عمر مع علي يوم الجمل و ولاه البحرين و له عقب بالمدينة و من موالها شيبة بن نصاح^(٦) إمام أهل المدينة في القراءة و خيرة أم الحسن البصري.

و الثامنة: زينب بنت جحش الأسدية و هي ابنة عمته ميمونة بنت عبد المطلب و هي أول من مات من أزواجه بعده توفيت في خلافة عمر و كانت قبله عند زيد بن حارثة فطلقها زيد و ذكر الله تعالى شأنه و شأن زوجته زينب في القرآن و هي أول امرأة جعل لها النعش جعلت لها أسماء بنت عميس يوم توفيت و كانت بأرض الحبشة رأتهم يصنعون ذلك.
و التاسعة: زينب بنت خزيمة الهلالية من ولد عبد مناف بن هلال بن عامر بن صعصعة و كانت قبله عند عبيدة بن

(١) في المصدر: ودخلها.

(٢) في «أ»: على عينه وفي «ط»: عينيه.

(٣) في المصدر: وت خلف.

(٤) في المصدر: الضمري، وهو تصحيف.

(٥) في المصدر: منه زينب وعمرو، وكذا ما بعده.

(٦) في المصدر: شيبة بن مصاح.

الحارث بن عبد المطلب و قيل كانت عند أخيه الطفيل بن الحارث و ماتت قبله ﷺ و كان يقال لها أم المساكين.
و العاشرة: ميمونة بنت الحارث من ولد عبد الله بن هلال بن عامر بن صعصعة تزوجها و هو بالمدينة و كان وكيله أبو رافع^(١) و بنى بها بسرف حين رجع من عمرته على عشرة أميال من مكة و توفيت أيضاً بسرف و دفنت هناك أيضاً و كانت قبله عند أبي سبرة بن أبي دهمر^(٢) العامري.

٢٠٤
٢٢

و الحادية عشرة: جويرية بنت الحارث من بني المصطلق سبأها فأعتقها و تزوجها و توفيت سنة ست و خمسين.
و الثانية عشرة: صفية بنت حيي بن أخطب النضري من خير اصطفأها لنفسه من الغنمة ثم أعتقها و تزوجها و

قصة أم حبيبة: كانت قد خرجت مهاجرة إلى أرض الحبشة مع زوجها عبيد الله بن جحش فتنصر و ثبتت على الإسلام روي عن سعيد بن العاص قال قالت أم حبيبة رأيت في المنام كان عبيد الله بن جحش زوجي أسوأ صورة وأشوهها ففرغت فقلت تغيرت والله حاله فإذا هو يقول حين أصبح يا أم حبيبة إني نظرت في الدين فلم أر ديناً خيراً من النصرانية وكنت قد دنت بها ثم دخلت في دين محمد قد رجعت إلى النصرانية فقلت والله ما خير لك وأخبرته بالرويا التي رأيت له فلم يحفل بها وأكب على الخمر حتى مات فأرى في المنام كأن آتياً يقول يا أم المؤمنين ففرغت فأولتها أن رسول الله يتزوجني قالت فما هو إلا أن انقضت عدتي فما شعرت إلا برسول النجاشي على بابي يستأذن فإذا جارية له يقال لها أبرهة كانت تقوم على ثيابه ودهنه فدخلت علي فقالت إن الملك يقول لك إن رسول الله ﷺ كتب إلي أن أزوجه فقلت بشرك الله بخير قالت يقول لك الملك وكلني من يزوجه فأرسلت إلى خالد بن سعيد بن العاص فوكلته فأعطت أبرهة سوارين من فضة وخدمتين كانتا في رجليها وخواتيم فضة كانت في أصابع رجليها سرورا بما بشرتها فلما كان العشي أمر النجاشي جعفر بن أبي طالب ومن هناك من المسلمين فحضروا فخطب النجاشي فقال الحمد لله الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وأنه الذي بشر به عيسى ابن مريم أما بعد فإن رسول الله ﷺ كتب إلي أن أزوجه أم حبيبة بنت أبي سفيان فأجبت إلى ما دعا إليه رسول الله ﷺ وقد أصدقته أربع مائة دينار.

ثم سكب الدنانير بين يدي القوم فتكلم خالد بن سعيد فقال الحمد لله أحمدته وأستعينه وأستغفره وأشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون أما بعد فقد أجبت إلى ما دعا إليه رسول الله ﷺ وزوجته أم حبيبة بنت أبي سفيان فبارك الله لرسول الله ص. ودفع الدنانير إلى خالد بن سعيد فقبضها ثم أرادوا أن يقوموا فقال اجلسوا فإن سنة الأنبياء إذا تزوجوا أن يؤكل طعام على التزويج فدعا بطعام فأكلوا ثم تفرقوا قالت أم حبيبة فلما أتى بالمال أرسلت إلى أبرهة التي بشرتني فقلت لها إني كنت أعطيتك ما أعطيتك يومئذ ولا مال بيدي فهذه خمسون مثقالا فخذها فاستعيني بها فأخرجت حقا فيه

(٢) طه: ١٤.

(١) تقدم أن معناها: استراح ليلاً.

كل ما كنت أعطيتها فردته علي وقالت عزم علي الملك أن لا أرزأك^(١) شيئا وأنا الذي أقوم على ثيابه ودهنه وقد اتبعت دين محمد رسول الله وأسلمت لله وقد أمر الملك نساء أن يبعثن إليك بكل ما عندهن من العطر قالت فلما كان الغد جاءني بعدد ورس وعبير وزباد^(٢) كثير فقدمت بكله على النبي ﷺ وكان يراه علي وعندي ولا ينكره ثم قالت أبرهة حاجتي إليك أن تقرني على رسول الله ﷺ مني السلام وتعليمه أني قد اتبعت دينه قالت وكانت هي التي جهزني وكانت كلما دخلت علي.

تقول لا تنسى حاجتي إليك فلما قدمت على رسول الله ﷺ أخبرته كيف كانت الخطبة وما فعلت بي أبرهة فتبسم وأقرأته منها السلام فقال ﷺ ورحمة الله وبركاته وكان لأم حبيبة حين قدم بها المدينة بضع و ثلاثون سنة ولما بلغ أبا سفيان تزويج رسول الله ﷺ أم حبيبة قال ذاك الفحل لا يقرع أنفه وقيل إن هذه القصة في سنة ست. وفيها قتل شيرويه أباه قال الواقدي كان ذلك في ليلة الثلاثاء لعشر مضي من جمادى الآخرة سنة سبع لست ساعات مضي من الليل وروي أنه لما قتل أباه قتل معه سبعة عشر أخا له ذوي أدب وشجاعة فابتلي بالأسقام فبقي بعده ثمانية أشهر فمات.

وفيها وصلت هدية المقوقس وهي مارية وسيرين أخت مارية ويعفور ودلدل كانت يبض فأتخذ لنفسه مارية وهب سيرين لحسان بن وهب وكان معهم خصي يقال له مايوشنج كان أخا مارية وبعث ذلك كله مع حاطب بن أبي بلتعة فعرض حاطب الإسلام على مارية ورغبها فيه فأسلمت وأقام الخصي على دينه حتى أسلم بالمدينة وكان رسول الله ﷺ معجبا بأم إبراهيم وكانت بيضاء جميلة وضرب عليها الحجاب وكان يطؤها بملك اليمين فلما حملت ووضعت إبراهيم قبلتها^(٣) سلمى مولاة رسول الله ﷺ فجاء أبو رافع زوج سلمى فبشر



مَجْمَعُ الْبَيِّنَاتِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

تَأَلَّفَ
أَمِيرُ الْإِسْلَامِ أَبِي عَلِيٍّ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبْرَسِيُّ

طَبْعَةٌ جَدِيدَةٌ مُنْقَحَةٌ

الْجُزْءُ الثَّامِنُ

دَارُ الْمُرْتَضَى
بَبُيُوتْ

أي: مثل الذين يصطحبان، قال ابن جني: أن تكون ﴿مَنْ﴾ هنا على الصلة، أولى من أن تكون على الصفة.

● **اللغة:** الضعف: مثل الشيء الذي يضم إليه، يقال: ضاعفته أي: زدت عليه مثله، ومنه الضَّعْف، وهو نقصان القوة بأن يذهب أحد ضعفيها، فهو ذهاب ضعف القوة.

● **الحجة:** قال المفسرون: إن أزواج النبي ﷺ سألته شيئاً من عرض الدنيا، وطلبن منه زيادة في النفقة، وآذينه لغيرة بعضهن على بعض، فآلى رسول الله ﷺ منهن شهراً، فنزلت آية التخيير وهو قوله: ﴿قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ﴾ وكنَّ يومئذ تسعاً: عائشة، وحفظة، وأم حبيبة بنت أبي سفيان، وسودة بنت زمعة، وأم سلمة بنت أبي أمية، فهؤلاء من قريش، وصفية بنت حيي الخبيرية، وميمونة بنت الحارث الهلالية، وزينب بنت جحش الأسدية، وجويرية بنت الحارث المصطلقية.

وروى الواحدي بالإسناد عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: كان رسول الله جالساً مع حفصة فتشاجرا بينهما، فقال لها: هل لك أن أجعل بيني وبينك رجلاً؟ قالت: نعم، فأرسل إلى عمر، فلما أن دخل عليهما قال لها: تكلمي، فقالت: يا رسول الله، تكلم ولا تقل إلا حقاً، فرفع عمر يده فوجأ وجهها، ثم رفع يده فوجأ وجهها، فقال له النبي ﷺ: كُفْ، فقال عمر: يا عدوة الله! النبي لا يقول إلا حقاً، والذي بعثه بالحق، لولا مجلسه ما رفعت يدي حتى تموتي، فقام النبي ﷺ فصعد إلى غرفة فمكث فيها شهراً لا يقرب شيئاً من نسائه، يتغدى ويتعشى فيها، فأنزل الله تعالى هذه الآيات.

● **المعنى:** ثم عاد سبحانه إلى ذكر نساء النبي ﷺ فقال مخاطباً لنبيه ﷺ، آمراً له أن يخير أزواجه، فقال: ﴿يَتَأَيُّمُ الْقُلُوبُ لَإَزْوَاجِكُمْ إِن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ أي: سعة العيش في الدنيا، وكثرة المال ﴿فَتَعَالَيْتُ أُمْتَعُكُمْ﴾ أي: أعطكن متعة الطلاق، وقد مرَّ بيانها في سورة البقرة. وقيل: أمتعكن بتوفير المهر ﴿وَأَسْرَحُكُمْ﴾ أي: أطلقكن ﴿سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ والسراح الجميل: الطلاق من غير خصومة ولا مشاجرة بين الزوجين ﴿وَلَن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ﴾ أي: وإن أردتن طاعة الله وطاعة رسوله، والصبر على ضيق العيش والجنة ﴿فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنِينَ﴾ أي: العارفات المريدات، الإحسان المطيعات له ﴿مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾.

واختلف في هذا التخيير فقليل: إنه خيرهن بين الدنيا والآخرة، فإن هنَّ اخترن الدنيا ومحبتها استأنف حينئذ طلاقهن، بقوله: ﴿أُمْتَعُكُمْ وَأَسْرَحُكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ عن الحسن. وقيل: خيرهن بين الطلاق والمقام معه، عن مجاهد والشعبي وجماعة من المفسرين، واختلف العلماء في حكم التخيير على أقوال:

أحدها: أن الرجل إذا خير امرأته، فاختارت زوجها فلا شيء، وإن اختارت نفسها تقع تطليقة واحدة، وهو قول عمر بن الخطاب، وابن مسعود، وإليه ذهب أبو حنيفة وأصحابه.

وثانيها: أنه إذا اختارت نفسها تقع ثلاث تطليقات، وإن اختارت زوجها تقع واحدة، وهو قول زيد بن ثابت، وإليه ذهب مالك.

جواهر التاريخ

بقلم

علي الكوراني العاملي

المجلد الثاني

دراسة لشخصية أبي سفيان ومعاوية المؤسسين للأمبراطورية الأموية

الطبعة الأولى ١٤٢٦

أرادت تجميع الفارين والجرحى من أصحابها !

ثم أمره أن يرافقها ويوصلها المدينة ، وكانت لها قصص طريفة مع محمد ﷺ وقد استطاع أن يستوعب توترها ، ويهدئ من غلوائها ! فوجدت عائشة فيه أخاً وفياً خدوماً يتحمل منها ، رغم أنه يوالي عدوها ويتبرأ منها ومن خطها العقائدي والسياسي ! ولذلك جزعت عليه عندما جاءها خبر قتله وأخذت تدعو على معاوية وابن العاص ! قال الثقفى في الغارات: ٢٨٥/١: (فلما بلغ ذلك عائشة أم المؤمنين جزعت عليه جزعاً شديداً وقتت في دبر كل صلاة تدعو على معاوية بن أبي سفيان وعمرو بن العاص ومعاوية بن حديج ! وقبضت عيال محمد أخيها وولده إليها ، فكان القاسم بن محمد بن أبي بكر في عيالها).

ثم وروى الثقفى عن أسماء بنت عميس أم محمد بن أبي بكر أن عائشة: (لما أتاها نعي محمد بن أبي بكر وما صنع به ، كظمت حزنها ، وقامت إلى مسجدها ، حتى تشخبت دماً) . انتهى. وفي رواية تشخب ثدياها دماً ، وقد يفسر ذلك إن صحت روايته بارتفاع ضغط الجسم من الحزن !

وقد زاد في ارتفاع ضغط عائشة أن ضُرَّتْها رملة بنت أبي سفيان (أم حبيبة أم المؤمنين) اخترعت للتعبير عن فرحتها بقتل معاوية معاوية لأخ ضررتها محمد بن أبي بكر بأسلوب عامي أموي خشن ! (لما قتل ووصل خبره إلى المدينة مع مولاه سالم ومعه قميصه ، ودخل به داره اجتمع رجال ونساء ! فأمرت أم حبيبة بنت أبي سفيان زوج النبي ﷺ بكبش فشويَ وبعثت به إلى عائشة وقالت: هكذا قد شويَ أخوك ! فلم تأكل عائشة بعد ذلك شواء حتى ماتت) ! (الغارات: ٧٥٧/٢، وحياة الحيوان للدميمي: ٤٠٤/١). (حلفت عائشة لا تأكل شواء أبداً فما أكلت شواء بعد مقتل محمد (سنة ٣٨) حتى لحقت بالله (سنة ٥٧) وما عثرت قط إلا قالت: تعس معاوية بن

پر لکھا۔ يشهد ان لا اله الا الله

مردی ہے کہ امام نے اپنے ایک شیعہ سے کہا تم اسماعیلیں کی طرف سے حج کرو اور اس کو زادراہ دے کر فرمایا اس حج میں
نوحیے ثواب کے تمہارے لیے ہیں اور ایک جعفر کے لیے دھڑا اس بیان کا یہ ہے کہ اسماعیلیوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اسماعیلیں امام
جعفر صادق کے بعد زندہ رہے اور امام نے ان ہی کو اپنا جانشین بنایا نہ کہ امام موسی کاظم علیہ السلام کو

رد عقیدہ خوارج

علیہ السلام میں ابو تمراز سے مردی ہے کہ فرمایا علی علیہ السلام نے عیب لگایا گیا ہے مجھ پر مکیں کے متعلق حالانکہ اثنیہ
حکم دیا طائر کے بارے میں مکیں کا۔

ابن ابی عبد اللہ بن مسرے مردی ہے کہ مناظرہ کیا ابن عباس سے خوارج کی ایک جماعت نے ابن عباس نے پوچھا ایڑا لہو میں
علی پر تمہارا کیا اعتراض ہے انہوں نے کہا تین اعتراض ہیں۔ انہوں نے دین خدا کے معاملہ میں لوگوں کو حکم بنایا پس کفر کیا دوسرے
انہوں نے قتال تو کی لیکن مال غنیمت نہ لیا اور قید نہ کیا۔ تیسرے اپنا نام امرائے مومنین سے ٹھوکیا۔ ابن عباس نے کہا یہ تینوں
باتیں غلط ہیں بے شک خدا نے امر اللہ میں لوگوں کو حکم بنانے کا حکم دیا ہے جیسے تم صید نہ کرو گے یہ ذوالعدل متکبر دوسرے
نامہ ۵/۹۵ اور اصلاح بین المسلمین میں وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَنِيهِمَا فَأَبْغُوا أَهْلَهُمْ دوسرے النساء ۳۵/۴۴ اور
اعتراض تو کیا قید کرتے تمہاری ماں عائشہ کو اور پھر حلال ہونا چاہتے ان کا ماں مثل ان کے فیڑے اگر تم ایسا کرتے تو کافر ہو جاتے
کیونکہ وہ تمہاری ماں ہیں اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو تم جھوٹے ہو قرآن میں یہ آیت موجود ہے وَأُولَئِكَ أَهْلُ
دوسرے الاحزاب ۳۳/۹۴ یہی قسری بات کا جواب یہ ہے کہ تم نے سنا ہوگا روز حدیبیہ جب سہیل بن عمرو اور ابوسفیان آئے
اور صلح نامہ لکھا جانے لگا تو امیر المومنین نے لکھا ۱۰ عبد رسول الله قواںس پر ابوسفیان وغیرہ نے اعتراض کیا آنحضرت
نے حکم دیا کہ مٹا دو پس جب رسول نبوت سے ناراض نہ ہوئے تو علی کیوں ہوئے۔ رسول تو علی سے افضل تھے یہی وہ لوگ ہیں جو
کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصَصُونَ دوسرے الزخرف ۵۸/۳ اور وَلَنَذِرَآبًا قَوْمًا الذَّا
دوسرے مريم ۱۹/۱۹ -

بارون رشید کے سامنے عبداللہ بن ابیاض اور ہشام ابن الحکم کا مناظرہ ہوا۔ ہشام نے کہا ہمارے خلاف خوارج کا کوئی
سند نہیں۔ اباضی نے کہا یہ کیسے ہشام نے کہا یہی وہ قوم ہے جو اس عقیدے میں ہمارے ساتھ تھی کہ حضرت علی صاحب ولایت
عدالت و امامت و فضیلت ہیں۔ پھر وہ بنا پر عدالت کے ہم سے جدا ہو گئے اور حضرت علی سے انہما برأت کرنے لگے پس ہم بے جامع
ہیں اور تمہاری گواہی کے ساتھ ہذا تمہاری مخالفت ہمارے عقیدے میں کوئی خرابی پیدا نہیں کرتی۔ اور ہمارے خلاف تمہارا

مجمع لفظائل

کتاب مستطاب

جلد اول و دوم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب

مترجم

سَيِّدُ الْمُفَسِّرِينَ اَدِيْبُ اَعْظَمُ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قتب الامم

(مؤلف دو سو ستون کتب)



ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد کراچی

حَدِيثِي
الْأَكْبَرُ

ام المؤمنين الاولى

تأليف

ماجد جواد الخزاعي



أسماء زوجات النبي ﷺ وبيان فترة سنة الزواج
والتي تزوج بهن بعد وفاة زوجته الأولى السيدة
خديجة عليها السلام:

قال الإمام الصادق عليه السلام: تزوج رسول الله
ﷺ بخمس عشرة امرأة. ودخل بثلاث عشرة منهن
وقبض عن تسع. (°)

وفي أعلام النوري ونزهة الألبصار وأمالى الحاكم و
وشرف المصطفى: أنه تزوج بأحدى وعشرين امرأة

° نفس المصدر السابق ص ١٢٥

° مناقب آل أبي طالب ج ١ ص ١٣٥

خديجة الكبرى أم المؤمنين الأولى..... ٤٣

. وقال ابن جرير وابن مهدي: واجتمع له إحدى
عشرة امرأة في وقت (°).
والزوجات هن:

١. السيدة خديجة بنت خويلد عليها السلام (الزواج:
١٥ قبل البعثة)

٢. سودة بنت زمعة (الزواج: قبل الهجرة) (°)

٣. عائشة بنت أبي بكر (الزواج: ١ أو ٢ أو ٤ هـ)

٤. حفصة بنت عمر (الزواج: ٣ هـ)

٥. زينب بنت خزيمة (الزواج: ٣ هـ)

٦. أم سلمة (الزواج: ٤ هـ)

٧. زينب بنت جحش (الزواج: ٥ هـ)

٨. جويرية بنت الحارث الخزاعية (الزواج: ٥ أو ٦ هـ)

٩. أم حبيبة (الزواج: ٦ أو ٧ هـ)

١٠. مارية القبطية (الزواج: ٧ هـ)

١١. صفية بنت حيي (الزواج: ٧ هـ)

١٢. ميمونة بنت الحارث (الزواج: ٧ هـ)

امهات المؤمنين:

١٠ السيدة خديجة بنت خويلد عليها السلام (الزواج: ١٥ قبل البعثة)

٢٠ السيدة سودة بنت زمعة رَضَ (الزواج: قبل الهجرة)

٢٠٧ (نقلت هذه المعلومات من صفحة منتدى الكفيل / شبكة الكفيل العالمية / الأنترنت)

خديجة الكبرى أم المؤمنين الاولى ٢١٠

٣٠ السيدة عائشة بنت أبي بكر رض (الزواج: ١ أو ٢ أو ٤ هـ)

٤٠ السيدة حفصة بنت عمر رض (الزواج: ٣ هـ)

٥٠ السيدة زينب بنت خزيمة رض (الزواج: ٣ هـ)

٦٠ السيدة أم سلمة رض (الزواج: ٤ هـ)

٧٠ السيدة زينب بنت جحش رض (الزواج: ٥ هـ)

٨٠ السيدة جويرية بنت الحارث رض (الزواج: ٥ أو ٦ هـ)

٩٠ السيدة أم حبيبة رض (الزواج: ٦ أو ٧ هـ)

١٠٠ السيدة مارية القبطية رض (الزواج: ٧ هـ)

١١٠ السيدة صفية بنت حيي رض (الزواج: ٧ هـ)

١٢٠ السيدة ميمونة بنت الحارث رض (الزواج: ٧ هـ)

لما سار طلحة والزبير وعائشة إلى البصرة ، بعث علي (عليه السلام) عمار ابن ياسر وابنه الحسن فقدموا علينا الكوفة وصعدا المنبر ، وكان الحسن بن علي ، (عليه السلام) في أعلى المنبر ، وعمار (رض) أسفل من الحسن ، فاجتمعنا إليهما فسمعت عماراً يقول إن عائشة سارت إلى البصرة والله إنها لزوجة نبيكم (ص) في الدنيا والآخرة ، ولكن الله ابتلاكم ليعلم إياه تطيعون أم هي ، انتهى . وجعل الأشتر (رض) لا يمر بقبيلة ولا بجماعة إلا دعاهم فتسامع الناس وأجابوه ، فقام هند بن عمر وقال لقومه إن أمير المؤمنين قد دعانا وأرسل إلينا رسولاً

[illegible]

المؤمنين ما ألقمها ، قالت الإصلاح فما تقولان انكما متابعان أم مخالفان ،

ومن تأمل ماروي عنها في هذا المعنى - وهو كذا -
إلى عثمان ماردة بعد أن كانت في الحال دامة لاشي
يستحقه - علم من أمرها ما لا تخرجه من قلبه التأويل
وفي بعض ما ذكرناه من الأخبار كفاية في معارف
فيها تأويل ولا احتمال .

ونحن الآن نتكلم على ما يتعلقون به في توبته
فمن ذلك : ماروي عن عمار أنه أتاه فقال :
من الأمر الذي عهد اليك ، أمرك الله تعالى أن تقر في بيتك . فقالت : من
هذا ؟ ابواليقظان ؟ قال : نعم . قالت : أما والله ما علمت إلا أنك لقوال بالحق
فقال : الحمد لله الذي قضى لي على لسانك .

والمشهور عن عمار : أنه خطب بالكوفة عند الاستنصار فذكر عائشة ، فقال :
أما إنها زوجته في الدنيا والآخرة ولكن الله تعالى ابتلاكم بها لتبغوه لشقوة
أو سعادة أو إياهما .

وهذا الخبر ليس فيه ما يدل على التوبة ، لأنه ليس في اعترافها بصدق
عمار أنها مأمورة بأن تقر في بيتها من الدلالة على التوبة والندم . وهل كانت
تمكن من جحد ذلك ، وأي منافاة بين الاعتراف بذلك وبين الإصرار ؟ .

فأما حكايتهم عن عمار : أنها زوجته في الدنيا والآخرة ، فظاهر البطلان
لأن أقوال عمار المشهورة بخلاف هذا . وبعد ، فإن عمار إنما قال هذا بالكوفة
عند الاستنصار وقبل الحرب . ويجوز أن يكون ظاناً أن الأمر لا ينفي إلى ما
أفصى إليه فقال : أنها زوجته في الدنيا والآخرة ، على ظنه في الحال . ولم يسند

- عن الطبري - وبذكره ابن أبي الحديد في شرح النهج ٢١٦/٦ ط دار المعارف
وغيرها كثير من طاعة المؤرخين .

معها كل من نجا ممن كان معها في الواقعة من أصحابها إلا من أحب الإقامة واختار لها أربعين امرأة من نساء أهل البصرة المحبوبات المعروفات سيرهن معها وسير معها أخاها محمد بن أبي بكر ، ولما كان اليوم الذي ارتحلت فيه عائشة أتاها علي (عليه السلام) بنفسه فوقف لها وحضر الناس لوداعها ، فقالت يا بني لا يغضب بعضنا على بعض والله لم يكن بيني وبين علي في القديم إلا ما يكون بين المرأة وحماتها ، وأنه على معنى لمن الأخيار ، فقال علي (عليه السلام) صدقت والله ما كان بيني وبينها إلا ذاك وأنا لزوجة نبينا (ص) في الدنيا والآخرة ، وخرجت يوم السبت غرة رجب وسار معها علي عليه السلام أميالاً وسير بنيه معها يوماً كاملاً وكان توجهها إلى مكة المشرقة ، فأقامت بها إلى أيام الحج فحجت ثم رجعت إلى المدينة ، وأما المهزومون يوم الجمل فكان منهم عتبة بن أبي سفيان

الفصل في الفقه

في معرفة أحوال الأئمة (عليهم السلام)

هذا الكتاب من كتب
مكتبة الإمام علي بن أبي طالب
عليه السلام

مكتبة الإمام علي بن أبي طالب
عليه السلام



الحكم فصار وأتى البلاد ، فلقبهم عند الجوار فقالوا نعم فأجارهم وأنزلهم عند الشام في أربعمئة راكب فلما وصلوا رفث دية صاحبكم وقد قضيت ما عليك أيضاً فلقبه رجل من بني حرقوص ، الحكم فاستجار بمالك بن مسمع فأجا خلافتهم وانتفع بهم وشرفوه وكرموا ، من أزد وببده ست وثلاثون جراحة فقا وأخبرها بمكاني ولا يعلم محمد بن أ وأتني بابن اختك عبد الله فأنطلق معا وهي بدار عبد الله بن خلف التي كان (عليه السلام) من بيعة أهل البصرة

له الواقعة فأصاب كل واحد منهم خمسمئة دينار ، وقال لهم إن اظفركم الله بأهل الشام فلکم مثلها إلى اعطياتكم قال القعقاع بن عمرو ما رأيت شيئاً أشبه من قتال يوم الجمل بقتال يوم صفين ، ولقد رأيتنا ندافعهم بأسنة رماحنا ونشكئ على أزجتها وهم مثل ذلك حتى لو أن الرجال مشيت عليها لاستقلت

التي ﷺ أولى بالمؤمنين من أنفسهم، وكون نساء النبي ﷺ كأمهاتهم - كمقدمة، فقالت:

«التي أولى بالمؤمنين من أنفسهم ولزواجه أمهاتهم»

ومع أن النبي ﷺ بمنزلة الأب، وزواجه بمنزلة أمهات المؤمنين إلا أنهم لا يرتبون منهم مطلقاً، فكيف يُنتظر أن يرت الأبن المتبني؟!

ثم تضيف الآية: «ولولو الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله من المؤمنين والمهاجرين» ولكن مع ذلك، ومن أجل أن لا تغلق الأبواب بوجه المسلمين تماماً وليكون بإمكان المؤمنين تعيين شيئاً من الإرث لإخوانهم - وإن كان بأن يوصوا بثلت المال - فإن

الآية تضيف في النهاية: «إلا أن تفعلوا» وتقول في آخر جملة تأكيداً لكل الكتاب مسطوراً - في اللوح المحفوظ - كان هذا خلاصة تفسير الآية أن الأحكام الأربعة التي وردت في هذه الحكم الأول: ما هو المراد من كل لقد ذكر القرآن في هذه الآية أولى النبي ﷺ أولى بالإنسان المسلم من نفسه.

ومع أن بعض المفسرين فسروها مسألة القضاء، أو «طاعة الأمر»، فإن أحد هذه الأمور الثلاث.

وإذا لاحظنا في بعض الروايات بيان لأحد فروع هذه الأولوية

لذلك يجب أن يقال: إن النبي ﷺ والفردية، وكذلك في المسائل المتعلقة بالحكومة والقضاء والدعوة، وإن إرادته ورأيه مقدم على إرادة أي مسلم ورأيه.

١. وردت هذه الروايات في أصول الكافي، وكتاب علل الشرائع. راجع تفسير نورالثقلين، ج ١، ص ٢٣٨



الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْمَوَاحِشِ وَالْهَجْرَةِ، وورث الأدنى فالأدنى من القربات بالهجرة، وكان لا يرث الأعرابي المسلم من المهاجرين بالقربات.

● **المعنى:** ﴿الَّذِينَ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ أي معناه أقوال:

أولها: أنه أحق بتدبيرهم، وحكمه أنفذ عليهم يحكم به لوجوب طاعته، التي هي مقرونة بطاعة الله تعالى وثانيها: أنه أولى بهم في الدعوة، فإذا دعاهم إلى شيء، كانت طاعته أولى بهم من طاعة أنفسهم، عن ابن وثالها: أن حكمه أنفذ عليهم من حكم بعضهم، فإذا كان هو أحق بهم، وهو لا يرث أمته بما له من بالنبي.

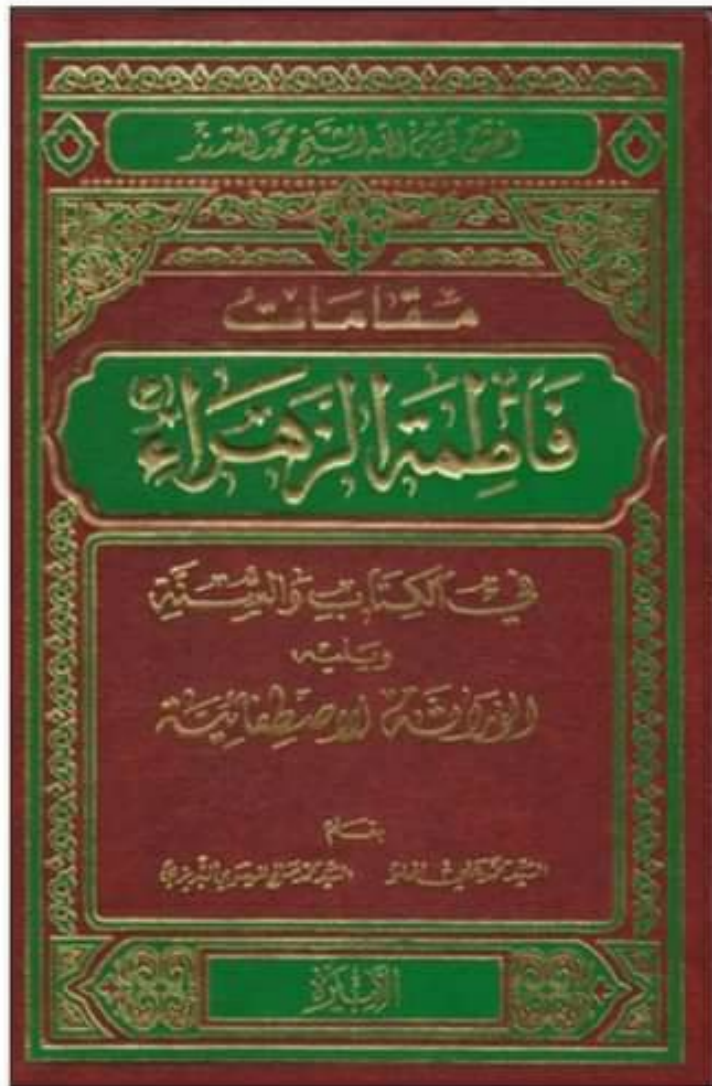
وروي أن النبي ﷺ لما أراد غزوة تبوك، وأمر الناس بالخروج، قال قوم: نستاذن آبائنا وأمهاتنا، فنزلت هذه الآية. وروي عن أبي وابن مسعود وابن عباس: أنهم كانوا يقرؤون: ﴿الَّذِينَ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ وهو أب لهم وكذلك هو في مصحف أبي، وروي ذلك عن أبي جعفر وأبي عبد الله ﷺ. قال مجاهد: وكل نبي أب لأمته، ولذلك صار المؤمنون أخوة، لأن النبي ﷺ أبوهم في الدين، وواحدة الأنفس نفس، وهي خاصة الحيوان الحساسة الدراكة، التي هي أنفس ما فيه، ويحتمل أن يكون اشتقاقه من التنفس الذي هو التروح، ويحتمل أن يكون من النفاسة، لأنه أجل ما فيه وأكرم.

﴿وَأَزْوَاجُهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ المعنى: إتهن للمؤمنين كالأمهات في الحرمة، وتحريم النكاح، ولهن أمهات لهم على الحقيقة، إذ لو كن كذلك لكالت بنتاه أخوات المؤمنين على الحقيقة، فكان لا يحل للمؤمن التزوج بهن، فثبت أن المراد به يعود إلى حرمة العقد عليهن لا غير، لأنه لم يثبت شيء من أحكام الأمومة بين المؤمنين وبينهن سوى هذه الواحدة، ألا ترى أنه لا يحل للمؤمنين رؤيتهن، ولا يرثن المؤمنين، ولا يرثنوهن، ولهذا قال الشافعي: وأزواجه أمهاتهم. في معنى دون معنى، وهو أنهن محرمات على التأبید، وما كن محارم في الخلوة والمسافرة، وهذا معنى ما رواه مسروق عن عائشة: أن امرأة قالت لها: يا أمه! فقالت: لست لك بأم، إنما أنا أم رجالكم. فعلى هذا لا يجوز أن يقال لإخواتهن وأخواتهن: أخوال المؤمنين وخالات المؤمنين. قال الشافعي: تزوج الزبير أسماء بنت أبي بكر ولم يقل هي خالة المؤمنين.

﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ وهو مفسر في آخر الأنفال، وأولو الأرحام: هم ذوو الأنساب.

لما ذكر سبحانه أن أزواج النبي ﷺ أمهات المؤمنين، عقبه بهذا، وبين أنه لا توارث إلا

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَكْرَمَ زَوْجَاتِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْ جَعَلَهُنَّ أُمَمَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ
 لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾^(١) وفيه إشارة
 إلى بعض آثار الأمومة من الإحترام والتكريم لمن كاحترام الأم الحقيقية وتكريمها،
 ولكن فاطمة عليها السلام قد فاقت منزلتها بحجيتها الإلهية، فإن كانت زوجات النبي ﷺ
 أمهات المؤمنين فهي أمٌ للنبي ﷺ بقوله «فاطمة أم أبيها»^(٢) مما يشير إلى عظم
 منزلتها وخطير درجتها.



(١) الأحزاب / ٦.

(٢) بحار الأنوار ٤٣/١٩، الحديث ١٩ (تاريخ سيّدة
 فضائلها) وكذلك ٢٢/١٥٢، الحديث ٤ (تاريخ نبينا،
 عدد أولاد النبي ...). * وتاج المواليد للطبرسي / ٢٠ *
 في المناقب / ٣٤٠ * ومقاتل الطالبين لأبي فرج الإصفي
 الرقم ٩٨٥ و ٩٨٨ (باب بنات رسول الله، ذكر سنّ فاطمة)

ومنها : الدعاء في خطبة الجمعة واجب للمؤمنين والمؤمنات. فهل يجوز الاقتصار على المؤمنين مطلقا ، بناء على دخولهم؟ وجهان مرتبان. ويقوى الاجتزاء به مع القصد ، كما لا شبهة في عدمه مع التخصيص.

ومنها : أن الله تعالى جعل أزواج النبي ﷺ أمهات المؤمنين ، فقال تعالى ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ ^(١) وذلك في تحريم نكاحهن ووجوب احترامهن وطاعتهن ، لا في النظر والخلوة.

وقيل : يطلق اسم الإخوة على بناتهن ، واسم الخثولة على إخوتهن ، لثبوت حرمة الأمومة لهن ^(٢).

إذا تقرر ذلك ، فهل تدخل الإناث فيما ذكرناه؟ فيه خلاف مترتب.

وعلى القولين لا يجوز أن يقال إنه ﷺ أبو المؤمنين ، لقوله تعالى ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾ ^(٣).

وجوزه بعضهم بمعنى الاحترام ، وجعل المنفي أبوة النسب ^(٤).

قاعدة « ٦٣ »



خطاب المشافهة ، نحو : يا أيها الناس ، ليس الحكم بدليل آخر كالإجماع.

ونقل عن الحنابلة أنه يعمهم ^(٥).

(١) الأحزاب : ٦ .

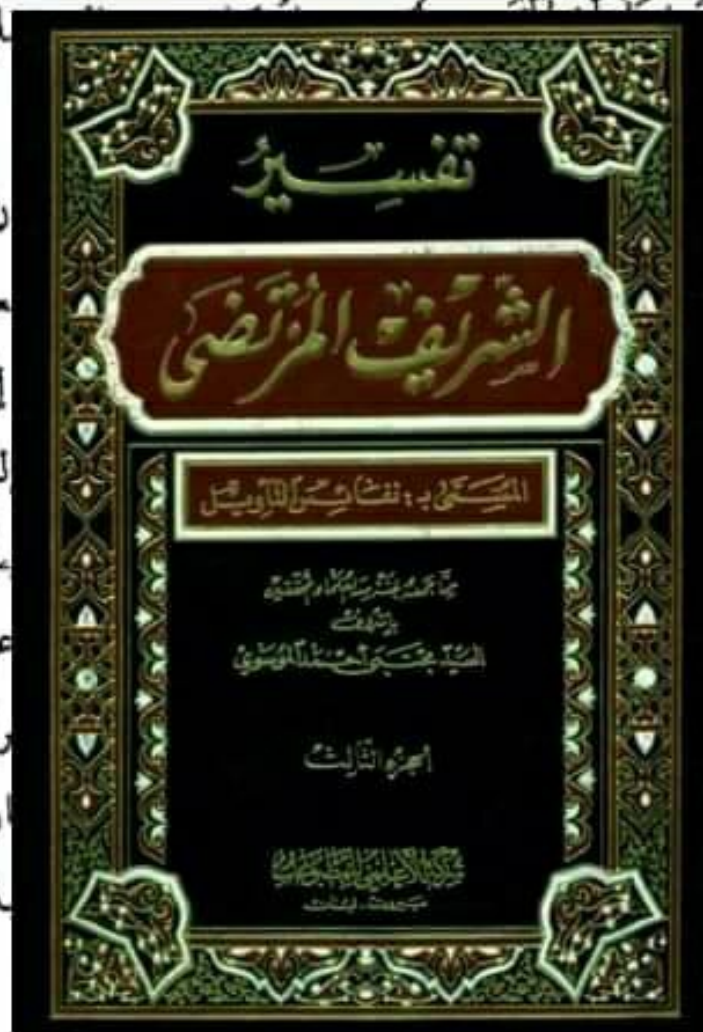
(٢) ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ الآية (النساء : ٢٣) .

(٣) الأحزاب : ٤٠ .

(٤) الجامع لأحكام القرآن ١٤ : ٤٠ ، تفسير أبي السعود ٧ : ١٠٦ .

(٥) كما في الإحكام في أصول الأحكام للآمدي ٢ : ٤٨١ ، ومنتهى الوصول : ٨٦ .

قوله تعالى: ﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾^(١) فائدة ولم تستفد أولى.



[الثاني:] ومما يظن أن الإحدهما موافق للامامية، أن من شيئاً ففعله مكرهاً أو ناسياً فلا يـ على أحد قولي الشافعي الذي ذـ الاجماع المتكرر، وأيضاً قوله فإذا قيل: الجناح هو الاثم، قلنا: كل فعل فيجب حمله على الأمرير يرفعان التكليف العقلي فكيف لا وضعت في الشريعة لازالة الاثم خلاف فلا كفارة عليه^(٤).

- ﴿الَّذِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ...﴾ [الأحزاب: ٦]

أنظر المائدة: ٦٧ من الشافي، ٢: ٢٥٨.

- ﴿وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ [الأحزاب: ٦].

وفسر ذلك بتفسيرين: أحدهما: أنه تعالى أراد أنهم يحرم علينا كتحريم الأمهات، والآخر: أنه يجب علينا من تعظيمهن وتوقيرهن مثلما يجب علينا في أمهاتنا. ويجوز أن يراد الأمران معاً فلا تنافي بينهما.

ومن ذهب لأجل تسميته بأنهن أمهات المؤمنين إلى أن معاوية خال المؤمنين فقد ذهب مذهباً بعيداً، وحاد عن رأي الصواب السديد؛ لأن أخا الأم إنما يكون خالاً إذا كانت الأمومة من طريق النسب، وأما إذا كانت على سبيل التشبيه

(١) الانتصار: ٩٩.

(٢) المغني (لابن قدامة)، ١١: ٢٨٩.

(٣) المغني (لابن قدامة)، ١١: ١٧٤.

(٤) الانتصار: ١٥٩.

فإنهم " أمهات المؤمنين ، لقوله تعالى : « النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم » (١) ويشاركن أمهات النسب في حرمة نكاحهن بالنص لا باطلاق الأمومة عليهن دون المحرمة ، فلا يجوز عندنا النظر اليهن فيما يجوز النظر الى المحارم ، خلافاً لبعض من خالفنا - على ما قيل - فجوزوا النظر اليهن لاطلاق الأمومة عليهن ، وهو مردود بالنهي عن التبرج ، مضافاً الى ما روثه أم سلمة : « قالت كنت أنا وميمونة عند النبي صلى الله عليه وآله : فأقبل ابن أم مكتوم ، فقال احتجبا عنه ، فقلنا انه أعمى ، فقال النبي صلى الله عليه وآله : فعمياوان أنتما ؟ » (٢) الخبر .

وليس كل من حرم نكاحها جاز النظر إليها كأخت الزوجة : اللهم الا ان تدعى الملازمة بين تأييد المحرمة والمحرمة ، فلا يتقضى بأخت الزوجة المحرمة ، جمعاً لا تأييداً .

وفيه : ان الملازمة ، لو سلمت كليتها ، فإنما هي بين التحريم بأحد العناوين المتقدمة والمحرمة ، لا مطلقاً ، وقد عرفت أن حرمة نكاحهن بالنص لا باطلاق الأمومة عليهن ، فقد استبان أن المراد أمومة الاجلال والكرامة ، لا غير .

هذا ما وسعنا من تحرير مسائل هذا الباب على ثلثت البال وتشوبش الخيال ، والله الهادي الى الحق والموفق للصواب .

(١) سورة الأحزاب / ٦ .

(٢) في مقدمات كتاب النكاح من الوسائل باب ١٢٩ من أبواب مقدماته وآدابه ، الحديث رقم (٤) هكذا : « عن أم سلمة ، قالت : كنت عند رسول الله (ص) وعنده ميمونة ، فأقبل ابن أم مكتوم - وذلك بعد أن أمر بالحجاب فقال : « احتجبا ، فقلنا : يا رسول الله أليس أعمى لا يبصرنا ؟ قال : أفعمياوان أنتما ، ألتما تبصرانه ؟ » .

بالمحرمات من الرضاع ، كما في الأول ، والعدم في الثاني في النسب ولا ثبت في الرضا شهادة الولد على والده ، القذف ، وحد القطع بسر ونحمل العقل (١) في جناح دون الافناء ، وانصراف إمام كان من النسب دون الرضاع فلا توارث بين الولد ووالده وتقبل شهادة الولد على والده ويستوفى منه حد القذف ، فإنها غير جارية في الرضاع فانضح لك أن حكمه ينقسم إلى أقسام ثلاثة : قسم يتحد حكمهما إجماعاً ، وقسم يختلف حكمهما كذلك ، وقسم اختلفت فيه كلمات الفقهاء ، وقد عرفت التفصيل في كل منها بما لا مزيد عليه .

تنبيه : اهل ان للام اطلاقات ثلاثة : أمهات النسب ، وأمهات الرضاع وأمهات التبجيل والعظمة ، ومن زوجات النبي - صلى الله عليه وآله -

(١) - بالفتح والسكون . الاسم من عقل يعقل ، وهي دبة القتل ، قال الطريحي - في مجمع البحرين - « وأصله أن المقاتل كان اذا قتل قتيلاً جمع الدية من الابل فعقلها بفناء أولياء المقتول أي شدها في عقلها ليسلمها إليهم ، ويقبضونها منه ، فسميت الدية عقلاً ، بالمصدر . يقال : عقل البعير بعقله عقلاً ، والجمع عقول » .

الغيبه كان له خاصة ،
وليس ذلك لأحد بعده
وجعلت له الأثر
كان ، ولم يكن ذلك /
لي طهوراً .

وقبل إنه أبيع
أولى به ، وليس لأحد
وأبيع له أن يذ
وخمس مسائل
وأن يتزوج في حال ا
وبات عندها هل يجب
ومنهم من قال لا يجوز
حكمه .

وأما الكرامات
إلى قوم دون قوم ، ولذا
وأكرم بأنه شا

البدع ، وتبيح الحسا ، وكلام الضب ، وانشقاق القمر ، وغير ذلك وخس بالقرآن
الذي لم يكن لهم ، وكل بي إذا مات انقضت معجزاته إلا نبينا ﷺ فإن
معجزته بقيت إلى الحشر ، وهي القرآن .

وسر بالرب فقال ﷺ: سررت بالرب حتى أن العنوة لينهزم على مسيرة
شهر ، وجعلت أزواجه أمهات المؤمنين ، وحرّم على غيره أن ينكحها بعده بحال .

وكان تمام عيناه ولا ينأى قلبه ، وكان يرى من خلفه مثل ما يرى من قدامه

و بين يديه .

إن وهبت نفسها للنبي إن أراد النبي أن يستنكحها خالصة لك من دون المؤمنين ،
فالظاهر يقتضى أنه كان له أن يتزوج بلفظ الهبة ، وفي الناس من قال لا يجوز له ذلك
والأول أسح ، ومنهم من قال كان يجوز له الإيجاب بلفظ الهبة وأما القبول فلا يجوز
إلا بلفظ التزويج .

وأما النكاح بلا ولي وشهود فعندنا يجوز له ولغيره إذا كانت المرأة بالغاً غير
مولى عليها لغيره ، وأما النبي ﷺ فلا خلاف أنه تزوّج أم سلمة فزوجته إيتاها ابنها
عمر ، ولا خلاف أن ابن لا ولاية له على الأم فكأنه تزوّجها بلا ولي ، ولا خلاف
أنه ﷺ أعنت صبيته وتزوجها وجعل عتقها صداقها ، والمعتق لا يكون ولياً في
حق نفسه .

وأما النكاح في حال الاحرام ، فالظاهر أنه ما كان يجوز له لورود النهي في ذلك
على وجه العموم ، ولما روى عنه ﷺ أنه قال المحرم لا ينكح ولا ينكح ، ولم يفرق
وفيمن واقفنا في تحريم نكاح المحرم من قال إنه كان يجوز له ذلك ، لما روى عن ابن-
عباس أنه ﷺ تزوّج ميمونة وهو محرم .

وأما حرائر الكنائس فلم يجزله أن يتزوج بهن لأن نكاحهن محرّم على
غيره عندنا لقوله تعالى « ولا تنكحوا المشركت حتى يؤمن » ^(١) وقوله « ولا تمسكوا
بسم الكوافر » ^(٢) ولم يفصل ، وفيمن خالفنا في نكاح الكنائس من قال إنه محرّم
عليه ذلك لقوله عز وجل « وأزواجه أمهاتهم » ^(٣) والكافرة لا تكون أم المؤمن ، لأن
هذه أمومة الكرامة ، والكافرة ليست أهلاً لذلك ، ولقوله تعالى « إنما المشركون
نجس » ^(٤) ولأنه قال ﷺ كل نسب وسبب ينقطع يوم القيمة إلا سبي وسبي ، وذلك
لا يصح في الكافرة .

(١) البقرة : ٢٢١ .

(٢) الممتحنة : ١٠ .

(٣) الاحزاب : ٦٠ .

(٤) برآءة : ٢٨ .

بمسئها فخلأها ولم ينكر عليه أحد من الصحابة .

أقول: وهو في الضعف كسابقه ، وهذه الرواية المذكورة - مع كونها عامية - معارضة بما تقدم عن الحسن البصري من إذن أبو بكر و عمر للمستعينة في الباء ، فكيف بهم بربحها عمر كما في هذه الرواية ، وهو قد أذن لها في الباء بتلك الرواية . ثم إن من أنكر على عمر في تغيير شرايع الاسلام غير مقام ، حتى ينكر عليه هنا ، وبذلك يظهر لك قوة القول الأول ، حسبما دلت عليه الأخبار المذكورة .

ثم إنه ينبغي أن يعلم أن تحريم أزواجه عليه السلام على الأمة إنما هو للنهي الوارد في القرآن لا لتسميتهن بأمهات المؤمنين في قوله « وأزواجه أمهاتهم » ولا لتسميته عليه السلام والدأ ، لأن هذه التسمية إنما وقعت على وجه المجاز لا الحقيقة ، كناية عن تحريم نكاحهن و وجوب إحترامهن ، ومن ثم لم يجز النظر إليهن ، ولو كن أمهات حقيقة لجاز ، مع أنه ليس كذلك ، لأنه لا يقال لبناتهن

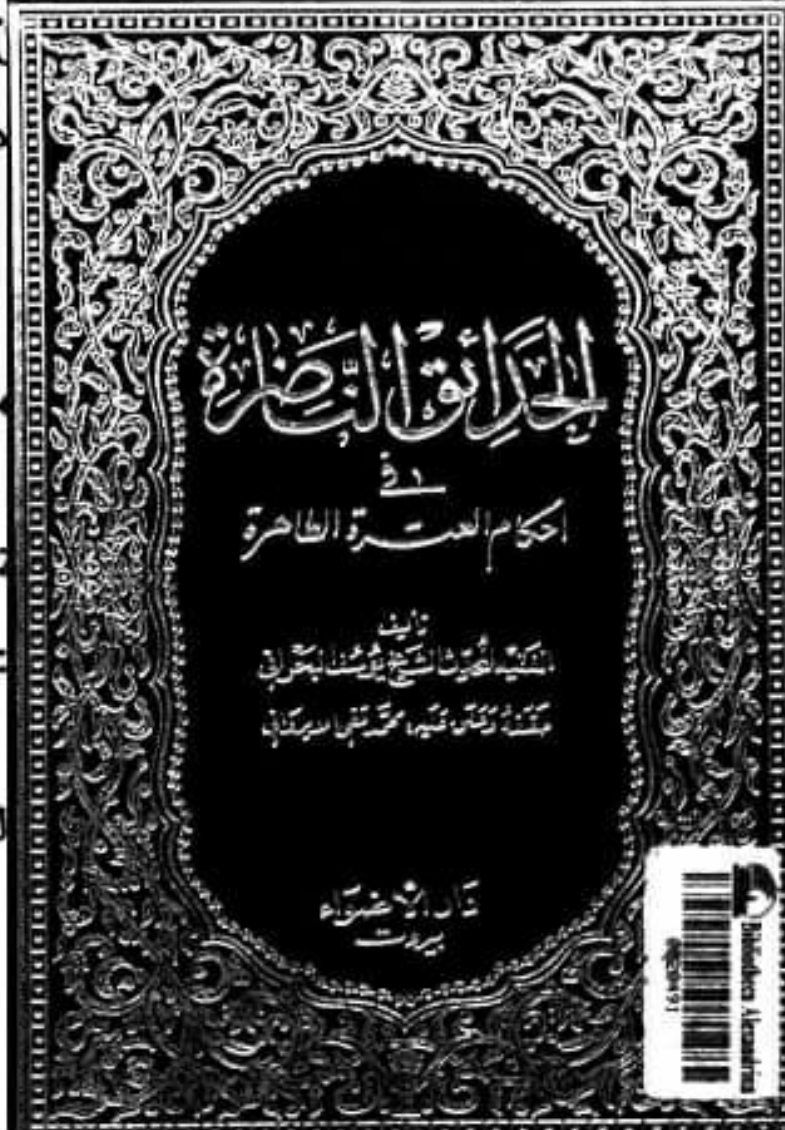
أخوات المؤمنين ، لأنهن لا يـ فاطمة عليها السلام ، و عثمان البنـ المؤمنين وجدانهم أيضاً .

هذا كله بالنسبة إلى و أما القسم الثاني ما وقفنا عليه في كلامهم :

الأول : وجوب السـ واستدل عليه في المـ علي ولم تكتب عليكم ، الـ وفي حديث آخر ^(٢) ولم يـ

لم يكتب عليكم ، و كتبت

(١) و (٢) سنن البيهقي



النَّبِيِّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ
بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ
أُولَئِكَ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي

روي: أنه ﷺ أراد غز
آباءنا وأمهاتنا، فنزلت:

هو النبي أولى بالمؤمنين
ولهذا أطلق ولم يقيد، فإنه لا
ونجاحهم، بخلاف النفس، في
أنفذ عليهم من أمرها، وشفقتهم
وعن النبي ﷺ: «ما من
شئتم: النبي أولى بالمؤمنين من

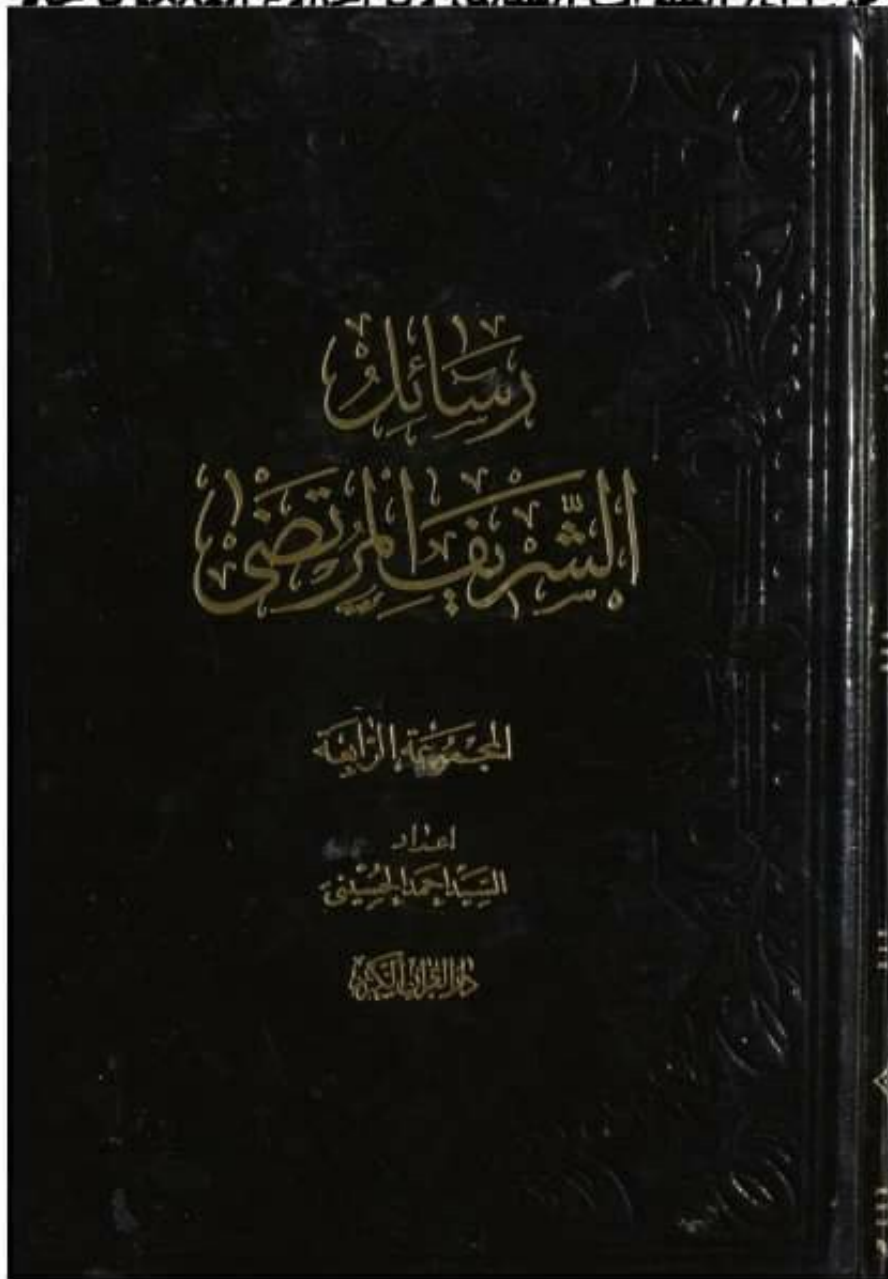
وعن مجاهد: كل نبي أب لأُمَّته، ولذلك صار المؤمنون إخوة. لأنَّ النبي ﷺ أبوهم في الدين.

﴿وَأَزْوَاجَهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ منزلات منزلتهن، في وجوب تعظيمهن واحترامهن،
وتحريم نكاحهن. قال الله تعالى: ﴿وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَغْدِهِ أَبَدًا﴾^(١). وفيما
عدا ذلك فكالأجنبيات.

قال الكلبي: أخى رسول الله ﷺ بين الناس، فكان يوأخي بين الرجلين، فإذا مات أحدهما ورثه الثاني منهما دون أهله، فمكثوا بذلك ما شاء الله حتى نسخ

وأزواجه أمهاتهم»^(١) وفسر ذلك بتفسيرين : أحدهما أنه تعالى أراد أنهم يحرمون علينا كتحريم الأمهات ، والآخر أنه يجب علينا من تعظيمهن وتوقيرهن مثلما يجب علينا في أمهاتنا . ويجوز أن يراد الأمران معاً فلا تنافي بينهما .

ومن ذهب لأجل تسميته بأنهن أمهات المؤمنين الى أن معاوية خال المؤمنين فقد ذهب مذهباً بعيداً ، وحاد عن رأي الصحابة السديد ، لأن أخال الأم إنما يكون خالاً إذا كانت الأمومة من طريق النسب ، فالقياس غير مطرد فيها ، ولنا خالات ، ولا يجري القياس علينا وكيف اختص بالخوة محمد بن أبي بكر وعبد الله نعي وتضم .



انما أراد بالذئبين ههنا والمؤاربة والمخاتلة ، فانه واجلاباً له ، وكان طلحة م

فيه ، ثم بايعا أمير المؤمنين مسابقين الى بيعته ، مغتبطين على ولايته . ثم مالا عن ذلك حسداً ونفاسة ، واستأذناه في الخروج الى مكة للعمرة ، فاذن لهما على رية



ثانياً - الألفاظ ذات الصلة :

١ - حرمة نكاحهن :

١ - أمّهات النسب: جمع، واحدها الأم النسبية، وهي الوالدة القريبة التي ولدته، والبعيدة التي ولدت من ولده^(١).

٢ - أمّهات الرضاع: جمع، مفردها الأم الرضاعية، وهي الوالدة التي ترضع الولد بقدر ما أنبت اللحم وشدّ العظم، أو خمس عشرة رضة متواليات، لم يفصل بينهما برضاع امرأة أخرى^(٢).

٣ - أمّهات التبجيل: وهنّ زوجات النبي ﷺ اللاتي سمّاهنّ القرآن الكريم بأمّهات المؤمنين؛ للتبجيل والعظمة^(٣)، وهذه نسبة تشريفيّة^(٤).

ويشاركن أمّهات النسب والرضاع في حرمة نكاحهنّ، لكن لجميع المسلمين.

ثالثاً - الحكم الإجمالي ومواطن البحث :

وردت في الفقه بعض الأحكام المتعلقة بأمّهات المؤمنين، ونحن نتعرّض لها مرّ حيث علاقتها بهذا الوصف الثابت لهنّ فقط، لا من حيث كونهنّ زوجات النبي ﷺ، وأهمّها ما يلي:

المشهور بين الفقهاء^(٥) أنّ كلّ امرأة تزوّجها النبي ﷺ لا يحلّ لأحد أن يتزوّجها، دخل بها أم لم يدخل، وسواء فارقهنّ بموت أم فسخ أم طلاق بلا خلاف^(٦)، بل ادّعي عليه الإجماع^(٧).

قال الشيخ الطوسي: «عندنا أنّ حكم من فارقها النبي ﷺ في حياته حكم من مات عنها، في أنّها لا تحلّ لأحد أن يتزوّجها»^(٨)؛ للنهي الوارد في قوله سبحانه وتعالى: ﴿وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ النَّبِيُّ﴾^(٩).

